ندائے غیب:

کوئی سمجھے تو اس کو سمجھاؤں !
دل کے خاموش ساز پر گاؤں!
نالۂ درد و شکوۂ بیداد
ان کو لے کر کہو کدھر جاؤں؟
درد، دل میں مجھے بلاتا ہے!
کہیں اس کی کسک ذرا پاؤں؟
مجھ سے برگشتہ، خود سے برگشتہ!
آئینہ ان کو کیسے دکھلاؤں؟
میرے آدم کا نقشۂ تعمیر
ہو گئے رہنما ہے جس کی خوش تفسیر
کس کے ہاتھوں میں اس کا پرچم دوں!
کس کو مانِ ثباتِ آدم دوں!
ہے یہ مشکل، کہ ہے بہت آساں!
مہر و الفت ہے قسمتِ انساں،
اسے تعبیرِ کائنات کہوں یا اسے نغمۂ حیات کہوں